محمد عبدالرشید نعمانی

سنہ عیسوی کی اصلاحات

موجودہ سنہ عیسوی دراصل رومی سنہ ہے جس کی اصلاح سب سے پہلے جولیس قیصر کے زمانے میں ہوئی تھی - قیصر مذکور نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت سے ۴۵ سال قبل ۷۰۹ رومی میں اسکندریہ سے مصر کے مشہور فلکی سوسی جینس (Socigenes) کو اسی غرض سے طلب کیا تھا کہ سال شمسی کو مرتب و منظم کر دے - چنانچہ اس نے اولاً اعتدال ربیعی کا دن رصد سے معلوم کیا تو اس کے حساب سے ۲۵ مارچ کا دن نکلا پھر فلکی مذکور نے حسب ذیل نقشہ کے مطابق قیصر کے لیے سنہ شمسی کو مرتب کر دیا :

نمبر شمار	تعداد ایام	رومی مہینوں کے نام	مہینوں کے موجودہ نام
۱	۳۱	جانواریوس	جنوری
۲	۲۹ اور سال کبیسہ میں ۳۰	فبرداریوس	فروری
۳	۳۱	مارتیوس	مارچ
۴	۳۰	اپریلس	اپریل
۵	۳۱	مایوس	مئی
۶	۳۰	یونیوس	جون

۷	۳۱	کینتیلس	جولائی
۸	۳۰	سکستیلس	اگست
۹	۳۰	ستنبر	ستمبر
۱۰	۳۱	اکتوبر	اکتوبر
۱۱	۳۰	نومبر	نومبر
۲	۳۱	دسمبر	دسمبر

فلکی مذکور نے ماہ فروری کے بارے میں یہ قاعدہ مقرر کیا تھا کہ وہ ۳ سال تک مسلسل ۲۹ دن کا ہوا کرے گا اور ہر چوتھے سال ۳۰ دن کا شمار کیا جائے گا ۔ جولیس قیصر نے اس اصلاح کی یادگار میں ماہ کینتیلس (مطابق ماہ تموز) کا نام بدل کر اپنے نام کی نسبت سے اس کا نام جولائی کر دیا ۔

سنہ عیسوی میں دوسری تبدیلی : بعد کو جب شاہ اگستس (Augusts)[1] نے اس کی گدی سنبھالی تو چونکہ یہ بڑا مغرور و خود پرست بادشاہ تھا اور جیسا کہ بیرونی کا بیان ہے سب سے پہلے ''قیصر'' کا لقب بھی اسی نے اختیار کیا ہے اور اس کی وجہ تسمیہ بیرونی نے یہ لکھی ہے کہ ''قیصر'' کے معنی فرنگی زبان میں اس چیز کے آتے ہیں جس کو چاک کر کے نکالا گیا ہو ۔ چونکہ اس کی ماں دردزہ میں مر گئی تھی اور اس کو شکم مادر سے چاک کر کے نکالا گیا تھا اس لیے اس کا لقب ہی ''قیصر'' پڑ گیا ۔ اگستس ازراہ تکبر اکثر کہا کرتا تھا کہ میں اندام نہانی کے ذریعہ باہر نہیں آیا[2] ۔ بہرحال جب یہ تخت نشین ہوا تو

۱۔ ''اگست'' کے معنی حسن وقتی بکہ نے مقدس کے لکھے ہیں ۔
۲۔ ملاحظہ ہو الآثارالباقیہ ص ۲۹ ۔

اس کی آتش حسد نے جوش مارا اور اسے خیال ہوا کہ جولیس کے نام کو تو اس اصلاح کی بدولت بقائے دوام حاصل ہوا کہ ماہ ''جولائی'' ہر سال اس کی یاد تازہ کرتا رہتا ہے ، آخر میں اس سلسلے میں اپنی یادگار کیوں نہ چھوڑوں ۔ اس خیال سے اس نے بھی ماہ ''سیکستیلس'' کو، جو جولائی کے بعد آتا ہے ، اپنے نام پر ''اگست'' سے موسوم کر دیا ۔ اور چونکہ یہ مہینہ ماہ '' آب'' کے مطابق تھا جس کے تیس دن ہوتے ہیں اس لیے اس کے تکبر نے اس بات کو گوارا نہ کیا کہ جو مہینہ اس کے پیش رو کے نام سے منسوب ہو وہ تو اکتیس دن کا ہو اور جو مہینہ خود اس کے نام پر موسوم ہو وہ تیس دن کا اس لیے اس نے اس سنہ میں بمقتضائے ''ایجاد بندہ اگرچہ گندہ'' یہ اصلاح کی کہ ماہ ''اگست'' کو بھی بجائے تیس کے اکتیس ہی کا قرار دے دیا اور ماہ فروری کے بارے میں جو تین سال تک انتیس کا اور ہر چوتھے سال تیس دن کا شمار کیا جاتا تھا یہ قاعدہ وضع کیا کہ آئندہ سے یہ ایک دن کم کر کے تین سال تک اٹھائیس اٹھائیس دن کا اور ہر چوتھے سال انتیس دن کا شمار ہوا کرے گا ۔ جولائی اور اگست کے پیہم ۳۱، ۳۱ دن کے ہونے کی اصل حکمت یہ ہے ۔ یہ تقویم ''تقویم جولیس'' سے موسوم ہے ۔

سنہ عیسوی میں تیسری اصلاح : پھر ۱۰۷۹ رومی یعنی ۳۷۰ جولیسی مطابق ۳۲۵ عیسوی میلادی میں شہر ازنیق میں جو اناطولیہ کے مضافات میں واقع ہے ، پوپ پادریوں کی ایک روحانی مجلس اسی غرض سے منعقد ہوئی کہ عیسائیوں کی عیدوں اور ان کے مقدس دنوں کی تعین کی جائے ۔ چنانچہ اس مجلس نے تاریخ عیسوی کا مبدأ حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادتِ باسعادت کو قرار دیا ۔ ارکانِ مجلس کی رائے میں حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی ولادت ۲۶ دسمبر کو ہوئی تھی اس لیے یکم جنوری سے سنہ عیسوی میلادی

کا آغاز قرار دیا گیا ۔ اس مجلس نے ''تقویم جولیس'' کو جیوں کا تیوں برقرار رکھا بجز اس کے کہ ''اعتدال ربیعی'' کا دن بجائے ۲۵ مارچ کے اب ۲۱ مارچ مقرر کر دیا گیا ، کیونکہ سوسی جینس فلکی نے جب جولیس قیصر کے زمانے میں رصد سے ''اعتدال ربیعی'' کا وقت معلوم کیا تھا تو وہ ۲۵ مارچ کے مطابق تھا لیکن اب ۳۷۰ برس گذر جانے کے بعد جب ازنیقی مجلس نے رصد سے اس کا حساب لگایا تو معلوم ہوا کہ اب تک چار دن کا فرق پڑ چکا ہے اور اب '' اعتدال ربیعی '' کا دن بجائے ۲۵ مارچ کے ۲۱ مارچ ہو گیا ہے کیونکہ آفتاب اول برج حمل میں اسی تاریخ کو داخل ہوتا ہے ۔

بہرحال ان پادریوں نے یہ اصلاح کر کے اپنی عیدوں ، تہواروں اور مقدس دنوں کا تعین اسی اصلاح یافتہ سنہ کے اعتبار سے کر لیا لیکن سارے ارکانِ مجلس میں سے کسی کو اتنا خیال نہیں آیا کہ '' اعتدال ربیعی'' میں یہ چار دنوں کا فرق ۳۷۰ سال کے عرصے میں کیسے پڑ گیا اور آئندہ اس کی کیا صورت ہو کہ پھر یہ فرق نہ پڑنے پائے ۔ مگر انھوں نے اتنی ہی اصلاح ضروری سمجھی اور مدت تک مذہبی دنوں کے تعین کے سلسلے میں اسی طریقۂ کار پر عمل درآمد ہوتا رہا ۔

سنہ عیسوی کا استعمال کب سے شروع ہوا : پھر ۵۲۸ء سے تاریخ میلادی کا استعمال شروع ہوا اور رفتہ رفتہ تمام مسیحی اقوام میں سنہ عیسوی کا عام رواج ہو گیا جو بغیر کسی ادنیٰ تغیر و تبدل کے ''تقویم جولیس'' کے مطابق سولھویں صدی کے اخیر تک رائج رہا ۔[1]

۱۔ فارسی زبان کے کسی شاعر نے انگریزی مہینوں اور سال کبیسہ (لوند کے سال) کے معلوم کرنے کے قاعدہ کو اس طرح نظم کر دیا ہے :

جنوری[۱] و فروری[۲] و مارچ[۳] و اپریل[۴] و مئی[۵]
جون[۶] ، جولائی[۷] ، اگسٹ[۸] و نیز سپتمبر[۹] بداں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سنہ عیسوی میں چوتھی اصلاح : پھر سولھویں صدی کے اخیر میں پوپ گریگوری سیزدہم نے اس حساب میں یہ اصلاح کی کہ " تقویم جولیس" میں سے دس دن اور گھٹا دیے۔ چنانچہ اس نے یوم پنجشنبہ ۴ اکتوبر ۱۵۸۲ء کے بعد والے جمعہ کی تاریخ ۵ اکتوبر کی بجائے ۱۵ اکتوبر قرار دی ۔ اور یہ قاعدہ بنایا کہ سنہ ۱۷۰۰ء ، ۱۸۰۰ء اور سنہ ۱۹۰۰ء میں کبیسہ کا دن ضم نہ کیا جائے اور آئندہ سے ہر تین سال ۳۶۵ دن کے معمولی سال شمار کیے جائیں اور ہر چوتھا سال ۳۶۶ دن کا سال کبیسہ مانا جائے ۔

اس اصلاح کا سبب یہ تھا کہ شمس کی حرکت دوری حقیقت میں وہ نہ تھی جو جولیس کی تقویم میں مقرر کی گئی تھی یعنی دور شمسی کی مدت (۲۵۰۵ ، ۳۶۵ دن) نہ تھی بلکہ (۲۴۲۲۱۶ ، ۳۶۵ دن) تھی اور اسی غلطی کا یہ نتیجہ تھا کہ جس طرح سابق میں " تقویم جولیس"

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ)

۱۰ ۱۱ ۱۲
بست اکتوبر ، نومبر ہم ، دسمبر آخریں
از شہور سال انگریزی بسان رومیاں
پس بود اپریل و جون و نیز سیتمبر دگر
شد نومبر ایں ہمہ سی روزہ باشد درمیاں
فروری دو کم بود لیکن بسال چارمیں
یک بریں افزا کبیسہ ہست و نہ گردد عیاں
ہفت باقی سی و یک روز است گر قسمت کنی
سالہائے عیسوی بر چار تا اے مہرباں
بر نیاید کسر گر سال کبیسہ شد ہمیں
ور برآید پس بہ ترک کسر کن تقسیم آں
گر یکے ماند ز سال بے کبیسہ اول است
ور دو دوم ور سہ سوم سال باشد بے گماں

کے حساب سے ''اعتدال ربیعی'' کا دن ۲۵ مارچ کی بجائے ۲۱ مارچ ہو گیا تھا اب بجائے ۲۱ مارچ کے ۱۱ مارچ ہو گیا۔ چنانچہ جب یہ نکتہ پوپ صاحب پر کھلا تو مجبورا ان کو اس حساب میں سے دس دن کم کر کے اپنے ایام مذہبی کی تعیین کرنی پڑی۔ جب سے آج تک پوپ صاحب کی اسی اصلاح کے مطابق عمل درآمد چلا آ رہا ہے۔ آگے اللہ جانے اور کیا اصلاح کرنی پڑے۔

تقویم گریگوری اور مسیحی اقوام : پوپ گریگوری کی مذکورہ تصحیحات کو سب سے پہلے فرانس میں سندِ قبول عطا کی گئی چنانچہ وہاں کے شاہ ہنری سوم کے حکم سے یکشنبہ ۹ دسمبر کے بعد جو دوشنبہ آیا تو اس روز بجائے دسمبر کی ۱۰ تاریخ کے ۲۰ تاریخ قرار دی گئی اور اس وقت سے لے کر ۲۲ ستمبر ۱۷۹۲ء تک فرانس میں اسی تاریخ پر عمل ہوتا رہا۔ پھر ۲۲ ستمبر ۱۷۹۲ء سے حکومت فرانس نے اپنے سنہ میں یہ تبدیلی کر دی کہ آغازِ سال شمس کے نقطہ ''اعتدل خریفی'' پر آ جانے سے قرار دیا اور سال کے سب مہینے تیس تیس دن کے کر دیے۔ پھر اختتامِ سال پر معمولی سالوں میں ۵ دن اور سالِ کبیسہ میں ۶ دن کا اضافہ مقرر کیا، تا کہ سالِ شمسی کی تکمیل ہو سکے۔ ۱۸۰۵ء کے اختتام تک حکومتِ فرانس اسی حساب پر عامل رہی۔ پھر ۱۷ جنوری ۱۸۰۶ء سے گریگوری کی تقویم پر حسبِ سابق عمل شروع ہو گیا۔

لیکن حکومتِ انگلستان ۱۷۵۱ء تک ''تقویم جولیس'' ہی پر عمل کرتی رہی۔ بعد کو جارج دوم کے زمانے میں اس کے عہدِ حکومت کے چوبیسویں سال حسب قرارداد پارلیمنٹ اس تقویم کو ترک کر کے گریگوری کی تقویم کو قبول کیا گیا۔ چنانچہ ۲ ستمبر ۱۷۵۲ء یوم چہار شنبہ کے بعد

یوم پنجشنبہ کو بجائے ۳ ستمبر کے ۱۴ ستمبر تاریخ قرار دی گئی ۔ اس سے پہلے چار سو سال تک انگریزوں کا مالی سال ۲۵ مارچ سے شروع ہوتا تھا ، اب سنہ ۱۷۵۳ء سے سال کا پہلا دن یکم جنوری کو قرار دیا گیا۔[1]

روس میں سال کا آغاز ستمبر کی پہلی تاریخ سے ہوتا تھا۔ ۱۶۹۹ء میں قیصر روس بطرس کبیر نے یہ حکم دیا کہ روس میں بھی یورپ کی طرح سال کا آغاز یکم جنوری سے قرار دیا جائے ۔ قیصر روس بطرس مذکور نے آغاز سال کا دن تو بدلوا دیا لیکن اس سے اتنا نہ ہو سکا کہ تقویم جولیس کو ہٹا کر گریگوری کی تقویم کو نافذ کر دیتا ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۹۱۴ء کی جنگِ عظیم تک روس اور یونان کا عملدرآمد اسی غلط تقویم پر ہوتا رہا تا آنکہ روس میں انقلاب آیا ، زار کی حکومت کا تختہ الٹا اور کمیونزم کا راج ہو گیا ۔

بعد ازاں یکم اکتوبر ۱۹۲۳ء کو روس اور یوگوسلاویہ کے چرچ نے سنہ عیسوی کے شمار کے لیے جولیس کے حساب کو بدل کر گریگوری کے حساب کو اختیار کر لیا ۔

غرض گریگوری سیزدہم نے اوائل مارچ ۱۵۸۱ء میں سنہ عیسوی کی اصلاح کا حکم دیا ۔ چنانچہ مجلس ازنیقی کے وقت انعقاد سے لے کر اب تک یعنی ۳۲۵ء سے لے کر ۱۵۸۲ء تک تقریباً دس دن کا فرق جو ۱۲۵۷ سال میں ہو گیا تھا اس کو درست کرنے کی غرض سے جمعہ ۱۵۸۲ء کو اکتوبر کی پانچ تاریخ کی بجائے ۱۵ تاریخ شمار کی گئی اور اس روز سے کیتھولک فرقے نے جس کی حکومتیں فرانس ، اٹلی ، سپین اور

۱۔ اس ساری تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تقویم المنہاج القویم از حسن وفقی بک ص ۱۱۰ تا ۱۱۹ طبع مطبع سلفیہ قاہرہ ۱۳۴۵ھ ۔

پرتگال میں قائم تھیں اسی تاریخ پر عمل شروع کر دیا ۔ لیکن پروٹسٹنٹ نے اس اصلاح کو ۱۷۰۰ء سے پہلے قبول نہیں کیا اور انگریزوں نے تو اس کو ۱۷۵۲ء میں اپنے یہاں نافذ کیا ہے ۔ سب سے اخیر میں اس اصلاح کو آرتھوڈکس فرقے نے قبول کیا جس کے پیرو روس اور یوگوسلاویہ اور دیگر ریاستہائے بلقان میں ہیں ۔ اور اب تو سارے یورپ میں یہی تاریخ مروج ہے ۔[1]

یہ ہے اس سنہ عیسوی کا تاریخی جائزہ جس پر ساری مسیحی دنیا کا دارومدار ہے ۔ مقام عبرت ہے کہ اتنی بڑی قوم برسوں نہیں صدیوں تک اپنے مقدس دنوں ، عیدوں ، تہواروں اور روزوں کے ایام کو گم کیے رہی اور خود اپنے اقرار کے مطابق ۱۵۸۲ء تک صحیح دنوں کا تعین نہ کر سکی بلکہ اپنی تمام عبادتِ مذہبی کو اسی غلط حساب کے مطابق ادا کرتی چلی آئی ۔ یہیں سے اس امر کا اندازہ بھی لگا لیجیے کہ جس قوم نے اپنے مقدس دنوں کو گم کر دیا وہ اپنے انبیاء کی مقدس تعلیم کو کس طرح محفوظ رکھتی ! تمام عیسائی دنیا کا اپنے اصلی دنوں کو گم کر دینا اسی ضلال و اضلال کا ایک نمونہ ہے جس کے متعلق قرآن عظیم میں ارشاد ہے :

> یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیرالحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیرا و ضلوا عن سواء السبیل ۔

اے اہلِ کتاب اپنے دین کی بات میں ناحق کا مبالغہ مت کرو اور ان لوگوں کے خیالات پر مت چلو جو پہلے گمراہ ہو چکے

۱۔ یہ واضح رہے کہ انگریزوں کو تو اپنے سنہ مروجہ کی غلطی ۱۷۵۲ء میں معلوم ہوئی مگر ہندوستان کے مسلمانوں نے اس غلطی کی نشان دہی ان کی اصلاح سے ۳۳ سال پہلے ۱۷۱۹ء ہی میں کردی تھی (ملاحظہ ہو زیچ بہادر خانی باب ہفتم در معرفت تاریخ عیسوی ، از مولوی غلام حسین جونپوری ، طبع بنارس ۱۸۵۸ء) ۔

اور بہتوں کو گمراہ کر گئے اور سیدھی راہ سے بھک گئے -

ظاہر ہے کہ جس طرح تثلیث کا عقیدہ عیسائیوں نے غیر قوموں سے لیا ہے اسی طرح اس سنہ کا استعمال بھی انھوں نے دوسروں سے ہی سیکھا ہے - جولیس سیزر ایک بت پرست کافر تھا جس کی تقویم کو مجلس ازنیقی نے بجنسہ بحال رکھا؛ صرف اعتدالِ ربیعی کے دن کو بجائے ۲۵ مارچ کے ۲۱ مارچ کر دیا اور اس تقلید کا نتیجہ یہ ہوا کہ صدیوں تک عیسائی دنیا اپنے اصلی ایام مقدسہ کو نہ پا سکی -

☆ ☆ ☆